AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL

المصباح ریسرچ جرنل

ISSN (Online): 2790-8828. ISSN (Print): 2790-881X.

Volume III, Issue VI

Homepage: https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/index

Category Y

Link:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089437#journal_result

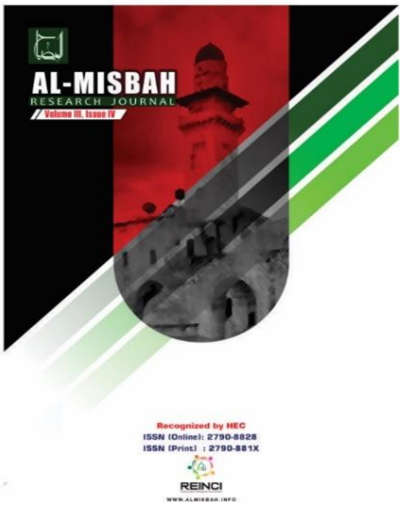

Article: غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم ایک تحقیقی جائزہ

Authors & Affiliations:

[1]**Dr.Abdul Manan Cheema**

PhD Islamic Studies, University of Sargodha.

[2]**Dr. Afshan Noureen**

PhD Islamic Studies, University of Sargodha.

Email Add: [1]abdulmanan522@gmail.com

[2]afshann6@gmail.com

ORCID ID: [1]https://orcid.org/0000-0001-5529-9634

[2]https://orcid.org/0000-0002-8840-344X

Published: 23-10-2023

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.10496153

Citation: Dr.Abdul Manan Cheema, and Dr. Afshan Noureen. 2023. "غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم ایک تحقیقی جائزہ : ISRAELI WAR CRIMES IN GAZA AN RESEARCH REVIEW". *AL MISBAH RESEARCH JOURNAL*, October, 87-97.

Copyright's info: Copyright (c) 2023 AL MISBAH RESEARCH JOURNAL

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Published By: Research Institute of Culture and Ideology, Islamabad.

Indexation's

ASIAN Research Index

INTERNATIONAL Scientific Indexing

EuroPub

Academic Resource Index ResearchBib

BASE

DRJI

OCLC WorldCat

ROOTINDEXING

Google Scholar

REINCI

غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم ایک تحقیقی جائزہ

ISRAELI WAR CRIMES IN GAZA AN RESEARCH REVIEW

*Dr.Abdul Manan Cheema
**Dr.Afshan Noureen

ABSTRACT

The whole world has been watching the brutality of the Zionist army in Gaza since October 7, 2023. The barbaric bombing on settlements, schools, hospitals and refugee camps is being carried out by Israel, which is unprecedented even in the World Wars. The current situation in Gaza is more terrible than the bombing of Hiroshima and Nagasaki. After 7 October 2023, Gaza has become a graveyard for thousands of humans. The Zionist government under the umbrella of the United States is committing international war crimes and violating international humanitarian laws. The international community is unable to play any active role in preventing international war crimes and human rights violations in Gaza. That is why Israel's terrorist activities are increasing rapidly to wipe out the people of Gaza. The role of international Community as well as the Muslim ruling class on the human tragedy in Gaza is very sad. It's vital to note that the Jewish population (0.2% of the total world population) is relatively trivial in comparison to Muslim population (24 % of the total world population). But Muslim countries have failed to stop international war crimes of Israel in Gaza. This article presents a research analysis of the historical status of the Palestinian issue and Israeli war crimes in Gaza after October 7.

Key Words: Gaza, Israel, History, War Crimes, Global Powers, Muslim World.

تمہید

۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کے حماس حملہ کو اسرائیلی وزیر اعظم نے نائن الیون قراد دیا۔ اس حملے کو جواز بنا کر اسرائیل غزہ پر قبضہ کرنے کا خواہاں ہے۔ اس حملہ کو بہانہ بنا کر صیہونی فوج نے غزہ میں انسانیت کو شرمندہ کر دینے والے جنگی جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ پچاس فیصد سے زائد عمارات کو ملبہ کا ڈھیر بنا دیا ہے۔ سخت سردی میں غزہ کے عوام خیموں میں مقیم ہونے پر مجبور ہیں۔ غزہ میں پانی اور بجلی کی سہولت بھی بند کر دی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کی تازہ ترین رپورٹ بتاتی ہے کہ غزہ کی ۵۰ فیصد آبادی بھوک کی شکار ہے۔ اسرائیلی فوج فلسطینی عوام کا حوصلہ توڑنے کیلئے غزہ کے ہسپتالوں کو بھی تباہ کر چکی ہے۔ امریکہ کی چھتری تلے صیہونی حکومت بین الاقوامی جنگی جرائم کا ارتکاب کر رہی ہے اور عالمی انسانی قوانین کی پامالی کر رہی ہے۔ غزہ میں عالمی جنگی جرائم اور انسانی حقوق کی پامالی کی روک تھام کے لئے بین الاقوامی برادری کوئی جاندار کردار ادا کرنے سے قاصر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزہ کے لوگوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے اسرائیل کی دہشت گردانہ کاروائیوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ عالمی میڈیا بھی جانبدارانہ کردار ادا کر رہا ہے کیونکہ میڈیا ہاؤسز پر صیہونیوں نے اپنا تسلط جما رکھا ہے۔ سوشل میڈیا کی بدولت اسرائیل کی دہشت گردی کسی حد تک عالمی سطح پر تنقید کی زد میں آنا شروع ہو گئی ہے۔ اسرائیل کے اس ظلم وستم کی وجہ سے سارا یورپ سراپا احتجاج ہے۔

---

* PhD Islamic Studies, University of Sargodha.
** PhD Islamic Studies, University of Sargodha.

اس میں کوئی شک نہیں کہ مغربی ویورپی حکومتیں اسرائیل کے ساتھ کھڑی ہیں مگر مغربی عوام فلسطین کی حمایت میں ریلیاں نکال رہی ہے۔ اگرچہ مغربی حکومتیں کھل کر غزہ میں اسرائیل کے جنگی جرائم کی حمایت کر رہی ہیں لیکن اسرائیل بڑی تیزی سے یورپ و مغرب میں عوامی حمایت کھو رہا ہے۔ مسئلہ حقائق کا نہیں ہے بلکہ عملی اقدامات اٹھانے کا ہے۔ عالمی طاقتیں اور مسلم حکومتیں اسرائیل کے خلاف عملی اقدامات اٹھانے سے گریزاں ہیں۔ زیر نظر آرٹیکل میں مسئلہ فلسطین کی تاریخی حیثیت اور ۷ اکتوبر کے بعد غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ

فلسطین ایک ایسا مسئلہ ہے جسے طویل عرصہ سے عالمی برادری نظر انداز کئے ہوئے ہے۔ تاہم بعض انصاف پسند اہل فکر و دانش نے فلسطین کے مسئلہ پر آواز اٹھائی ہے۔ نوم چومسکی کی کتاب "On Palestine"[1] مسئلہ فلسطین اور بین الاقوامی برداری کی جانبداری سمجھنے کے لئے ایک حوالہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آرٹیکل "The root of the Palestinian issue and its reflection on the Muslim ummah"[2] میں مسئلہ فلسطین کا تاریخی پس منظر اور امت مسلمہ پر اس کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں مسئلہ فلسطین اور مسلم ملک ملائیشیا کو خاص طور پر زیر بحث لایا گیا ہے۔ ڈاکٹر فرحت علوی اور ڈاکٹر عبدالمنان کا آرٹیکل "غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی کردار: تجزیاتی مطالعہ "[3] غزہ میں مسلمانوں کی نسل کشی پر عالمی برادری کی بے حسی آشکار کرتا ہے۔ "Nakba memoricide: genocide studies and the Zionist/Israeli genocide of Palestine"[4] فلسطینی پر ظلم و ستم (نکبہ) تحقیقی کام ہے۔ اس میں ۱۹۴۸ء سے فلسطینی مسلمانوں پر ظلم کی داستان دلائل و براہین کی روشنی میں بیان کی گئی ہے مذکورہ تصنیفات اور تحقیقی کام کے علاوہ بھی سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر غزہ میں اسرائیلی جرائم پر مواد ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کے انسانی حقوق کی پامالی پر عالمی قوتوں کی بے حسی اور مسلم مقتدرہ کی ذمہ داریاں بیان کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کے بعد غزہ میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں اور اسرائیل کے سنگین جرائم کو سامنے رکھتے ہوئے "غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم: تحقیقی جائزہ" کا عنوان منتخب کیا گیا ہے۔

منہج تحقیق

اس تحقیقی مضمون میں تجزیاتی طرزِ تحقیق (Analytical Research Methodology) اختیار کیا گیا ہے۔ زیر نظر تحقیقی مقالہ میں فلسطین مسئلہ کے حوالے سے بنیادی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تاہم بعض ثانوی مصادر و مراجع کا بغور جائزہ لیا گیا ہے۔ تازہ ترین رپورٹس کے حصول کے لئے انٹرنیٹ کا بھرپور استعمال کیا گیا ہے۔ قرآنی آیات کا اردو ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری کے "القرآن الکریم"[5] سے لیا گیا ہے۔ پیش نظر مقالہ میں اسرائیلی جنگی جرائم کے ساتھ ساتھ مسئلہ فلسطین کا مختصر جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں غزہ میں فلسطینی عوام کے قتل عام پر عالمی طاقتوں کا جانبدارانہ رویہ اور مسلم دنیا کے کردار پر بحث کی گئی ہے۔

مسئلہ فلسطین کا تاریخی جائزہ اور عصر حاضر

فلسطین کا تاریخی مطالعہ بتاتا ہے کہ غزہ پٹی اور فلسطین کے اصل باشندے فلسطینی عرب مسلمان ہیں جبکہ اسرائیل کی صیہونی ریاست قائم کرنے کے لئے دوسرے علاقوں کے رہائشی یہودیوں کی بڑی تعداد کو فلسطین میں بسایا گیا۔

الجزیرہ کی رپورٹ بتاتی ہے:

> "A total of 376,415 Jewish immigrants, mostly from Europe, arrived in Palestine between 1920 and 1946 according to British records. At its peak in 1935, 61,854 Jews immigrated to Palestine."[6]

"برطانوی ریکارڈ کے مطابق ۱۹۲۰ اور ۱۹۴۶ کے درمیان کل ۳۷۶،۴۱۵ یہودی تارکین وطن، جن میں زیادہ تر یورپ سے تھے، فلسطین میں آباد ہوئے۔ ۱۹۳۵ میں یہودیوں کی فلسطین میں آبادکاری اپنے عروج پر تھی تب ۶۱،۸۵۴ یہودی فلسطین میں آباد ہوئے۔"

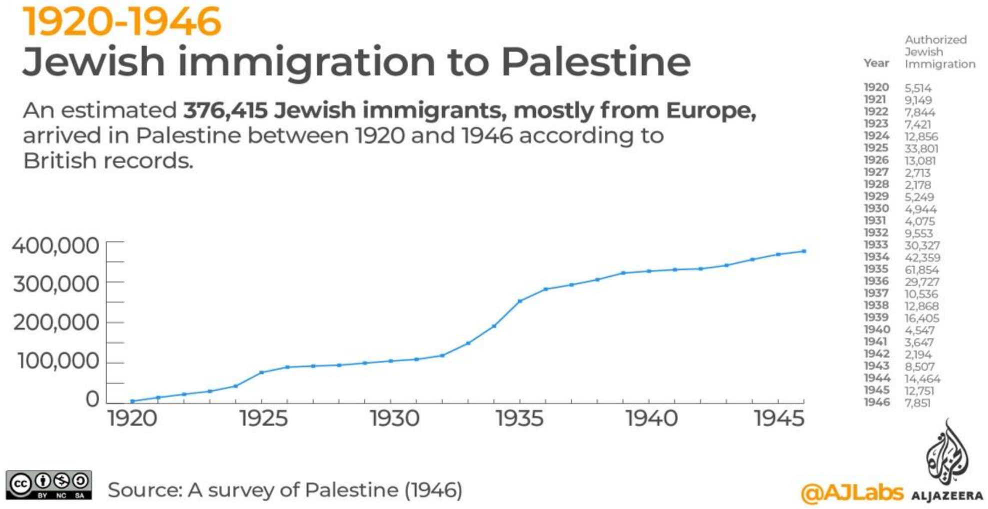

Chart: Jewish Immigration to Palestine

اسرائیل کے قیام کے لئے فلسطین میں یہودیوں کی بڑی تعداد کو دوسرے ممالک سے لاکر آباد کیا گیا۔ اسرائیل نے دنیا بھر کے یہودیوں کو اپنے ملک میں بسانے کیلئے بہت محنت کی، انہیں اچھے روزگار، اچھی تعلیم اور سیکورٹی کی گارنٹی دی تھی۔ مگر حماس کے ۷ اکتوبر کے اچانک حملے نے حالات یکسر تبدیل کر دیے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ فلسطینی ایک قوم کی حیثیت سے اپنا جداگانہ ثقافتی و تہذیبی تشخص رکھتے ہیں جو چار ہزار سال سے مسلسل فلسطین کے مستقل اور اصلی باشندے ہیں۔

بقول اقبال

ہے خاکِ فلسطین پہ یہودی کا اگر حق
ہسپانیہ پہ حق نہیں کیوں اہل عرب کا[7]

سابق وزیر اعظم اسرائیل ایریل شیرون (۸ سال کوما میں رہنے کے بعد ۲۰۱۴ء میں فوت ہوا) کو بلڈوزر شیرون کہا جاتا ہے کیونکہ اس کے دور میں بلڈوزر کے ذریعے بڑی تعداد میں فلسطینی گھروں کو مسمار کیا گیا۔[8] فلسطینیوں کی جبری جلاوطنی، یہودیوں کی آبادکاری اور فلسطینیوں کا قتل عام گریٹر اسرائیل کے صیہونی منصوبے کا حصہ ہے۔ 1948ء میں فلسطینیوں کی ۵۰ فیصد آبادی بے گھر کر دیا گیا جسے نکبہ (Nakba) کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ یروشلم یونیورسٹی کا پروفیسر بشیر لکھتا ہے:

> "Nakba is an Arabic word that means catastrophe and it has been used to refer to the dispossession, expulsion and national ruin of Palestinians before and after 1948." [9]
>
> "نکبہ ایک عربی لفظ ہے جس کا مطلب تباہی ہے اور یہ ۱۹۴۸ سے پہلے اور بعد میں فلسطینیوں کی جبری بے دخلی، قتل عام اور تباہی و بربادی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔"

۱۹۴۸ء میں صیہونیوں کی جانب سے فلسطینی مسلم عوام کے قتل عام (نکبہ) بعد بھی مسلسل فلسطینی عوام کی نسل کشی ہنوز جاری ہے۔ ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کے بعد غزہ میں اسرائیلی دہشت گردانہ کاروائیوں نے وحشت کی انتہا کر دی ہے۔ متعدد شہر ملبے کا ڈھیر بن چکے ہیں حتیٰ کہ اقوام

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Vol.3, No.4, Dec-2023
Page no: 87-97

متحدہ کے امدادی سنٹرز اور امدادی کارکنان بھی اسرائیلی جارحیت سے محفوظ نہ رہ سکے۔عالمی عدالت انصاف میں اسرائیلی جنگی جرائم کا مقدمہ درج ہوچکا ہے لیکن اسرائیل عالمی جنگی قوانین کی کھلے عام خلاف ورزی جاری رکھے ہوئے ہے۔

۱۹۴۸ء میں فلسطین کے پچاس فیصد فلسطینی مسلمانوں کو جبری جلاوطن کردیا گیا جسے نکبہ کہا جاتا ہے۔حالانکہ تاریخ کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ فلسطینی ہی سرزمین کے اصل باشندے ہیں۔ستم کی بات یہ ہے کہ امریکہ کے تعاون سے فلسطین سے فلسطینیوں کی جبری جلاوطنی کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔باقی بچ جانے والے فلسطینی مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کردیا گیا ہے اور ان کو دو چھوٹے خطوں مغربی کنارے اور غزہ پٹی میں قیدی بنادیا گیا ہے۔اگر غزہ کو دنیا کا سب سے بڑا جیل خانہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا۔کیونکہ ۲۰۰۶ء سے حماس کی حکومت آئی تو اسرائیل نے غزہ پٹی کی مکمل ناکہ بندی کردی جو ابھی تک جاری ہے۔گریٹر اسرائیل کے صیہونی منصوبے میں مصر،شام،عراق،ترکی اور سعودی عرب کے علاقے میں شامل ہیں۔

Shahak لکھتا ہے:

> "Greater Israel would create a number of proxy states. It would include parts of Lebanon, Jordan, Syria, the Sinai, as well as parts of Iraq and Saudi Arabia." 10
>
> "گریٹر اسرائیل متعدد پراکسی ریاستیں تشکیل دے گا۔اس میں لبنان،اردن،شام،سیناء کے علاوہ عراق اور سعودی عرب کے کچھ حصے شامل ہوں گے۔"

اسرائیل کی پشت پر ساری عالمی قوتیں ہیں اس لئے وہ کسی عالمی ادارے یا عالمی قوانین کی پرواہ نہیں کرتا۔وہ اپنے قیام ہی سے اپنے رقبے میں مسلسل توسیع کررہا ہے جبکہ فلسطینیوں کے زیر انتظام علاقہ سکڑتا جارہا ہے۔

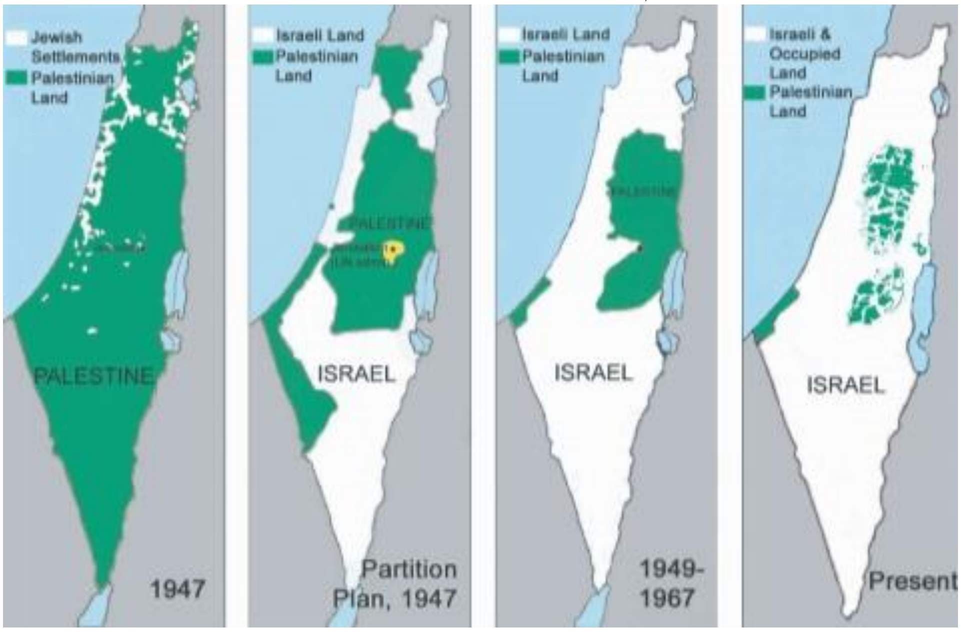

فلسطین پر اسرائیلی قبضہ ۱۹۴۷ تا حال"

مذکورہ چارٹ سے واضح ہوتا ہے کہ اسرائیل جارحانہ کاروائیوں کے ذریعے تیزی سے فلسطینی سرزمین پر قابض ہورہا ہے۔فلسطینی عوام کی مزاحمت کی وجہ سے میڈرڈ۱۹۹۱،اوسلو۱۹۹۳،جنیوا۱۹۹۷،کیمپ ڈیوڈ۲۰۰۰ میں مسئلہ فلسطین کا حل پیش کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اسرائیل فسلطین کا مسئلہ حل نہیں کرنا چاہتا بلکہ فلسطینی عوام پر جارحیت کے ذریعے گریٹر اسرائیل کے صیہونی نظریے پر عمل پیرا ہے۔

غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم اور عالمی طاقتیں

۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کے بعد غزہ میں گھروں، سکولوں، ہسپتالوں اور پناہ گزین کیمپوں پر اسرائیلی فوج کی بمباری جاری ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ انسانی حقوق کی علمبردار عالمی طاقتیں اس انسانی المیے پر اسرائیلی جنگی جرائم رکوانے میں مکمل طور ناکام ہو چکی ہیں۔ ہیومن رائٹس مونیٹر کی رپورٹ ہے:

> "Using shells containing internationally banned white phosphorus, the Israeli army has launched more than a thousand artillery strikes on densely populated areas since the start of its bloody war on the Gaza Strip on 7 October, Euro-Med Human Rights Monitor said."[12]
>
> " یورو میڈ ہیومن رائٹس مانیٹر نے کہا کہ ۷ اکتوبر کو غزہ کی پٹی پر اسرائیل نے اپنی خونریز جنگ کے آغاز کے بعد بین الاقوامی طور پر ممنوعہ سفید فاسفورس پر مشتمل گولوں کا استعمال کیا، اسرائیلی فوج نے غزہ کے گنجان آباد علاقوں پر ایک ہزار سے زیادہ توپ خانے سے حملے کیے ہیں۔"

اقوام متحدہ کے عہدے داروں اور امدادی اداروں نے غزہ میں بڑے پیمانے پر بھوک اور بیماری کے بارے میں خبردار کیا ہے کہ دو ماہ سے جاری اسرائیلی جارحیت کے دوران ساحلی فلسطینی علاقوں کے دو ملین افراد میں سے اکثریت کو ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔

یو این کی رپورٹ بتاتی ہے:

> "Gaza has become a graveyard for thousands of children. It's a living hell for everyone else." [13]
>
> "غزہ ہزاروں بچوں کا قبرستان بن چکا ہے۔ یہ جگہ غزہ کی ساری عوام کے لیے زندہ جہنم بن چکی ہے۔"

اسی طرح ریڈ کراس رپورٹ بتاتی ہے:

> "More than 1.8 million people are reportedly displaced in Gaza." [14]
>
> "غزہ میں مبینہ طور پر ۱.۸ ملین سے زیادہ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔"

Euromedmonitor کی رپورٹ ہے:

> "Israel has killed nearly 25,000 Palestinians, including about 10,000 children, during its 70-day genocide against civilians in the Gaza Strip that was launched on 7 October. 92% of those killed in the Israeli air and artillery attacks on the Gaza Strip were civilians, including 9,643 children, 3,109 women, 210 health personnel, and 83 journalists." [15]
>
> "اسرائیل نے ۷ اکتوبر کو غزہ کی پٹی میں عام شہریوں کے خلاف اپنی ۷۰ روزہ نسل کشی کے دوران تقریباً ۲۵،۰۰۰ فلسطینیوں کو ہلاک کیا ہے جن میں تقریباً ۱۰،۰۰۰ بچے بھی شامل ہیں۔ غزہ کی پٹی پر اسرائیلی فضائی اور توپخانے کے حملوں میں ہلاک ہونے والوں میں ۹۲ فیصد عام شہری تھے، جن میں ۹،۶۴۳ بچے، ۳،۱۰۹ خواتین، ۲۱۰ صحت کے اہلکار اور ۸۳ صحافی شامل ہیں۔"

مذکورہ بالا رپورٹس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسرائیل جارحیت محض حماس جنگجوؤں کے خلاف نہیں ہے بلکہ بچے، بوڑھے، عورتیں، ہیلتھ ورکرز اور صحافی بھی اسرائیلی صیہونی فوج کی کاروائیوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اسرائیلی صیہونی حکومت غزہ کے اصل باشندوں کو بے دخل کرنے کے لئے ہر حربہ استعمال کر رہی ہے تاکہ غزہ پر مکمل قبضہ کیا جاسکے۔ گریٹر اسرائیل کے منصوبے پر عمل درآمد کے لئے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کو عالمی حمایت حاصل ہے۔

سلامتی کونسل کی کسی بھی قرارداد کے حق میں کم از کم نو ووٹوں کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ امریکہ، فرانس، چین، برطانیہ یا روس کی جانب سے ویٹو کی ضرورت نہیں ہوتی۔ رواں ماہ (دسمبر ۲۰۲۳ء) کے اوائل میں واشنگٹن نے ۱۵ رکنی سلامتی کونسل میں اس قرارداد کو ویٹو کر

دیا تھا جس میں اسرائیل اور غزہ میں حماس کے درمیان فوری طور پر انسانی بنیادوں پر فائر بندی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اقوام متحدہ کی ۱۹۳ رکنی جنرل اسمبلی نے گذشتہ ہفتے فائر بندی کا مطالبہ کیا تھا جس کے حق میں ۱۵۳ ممالک نے ووٹ دیا تھا۔ امریکہ اور اسرائیل فائر بندی کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اس سے صرف حماس کو فائدہ ہو گا۔[۱۶]

پوپ فرانسس Pope Francis نے غزہ میں فلسطینی عوام کے قتل عام کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ غزہ پر اسرائیلی جارحیت جنگ نہیں ہے بلکہ دہشت گردی ہے۔

گارڈین پوپ فرانسس کا بیان رپورٹ کرتا ہے:

> "Some would say "It is war. It is terrorism." Yes, it is war. It is terrorism. It was the second time in less than a month that the pope used the word 'terrorism' while speaking of events in Gaza.On Nov. 22, he said: 'This is what wars do. But here we have gone beyond wars. This is not war. This is terrorism." [17]
>
> "کچھ کہیں گے "یہ جنگ ہے۔ یہ دہشت گردی ہے۔" ہاں یہ جنگ ہے۔ یہ دہشت گردی ہے۔ ایک ماہ سے بھی کم عرصے میں یہ دوسرا موقع تھا کہ پوپ نے غزہ میں ہونے والے واقعات کے بارے میں بات کرتے ہوئے لفظ 'دہشت گردی' استعمال کیا۔ ۲۲ نومبر کو، انہوں نے کہا: جنگیں ہوتی ہیں لیکن یہاں ہم جنگوں سے آگے نکل چکے ہیں۔ یہ جنگ نہیں ہے۔ یہ دہشت گردی ہے۔"

اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں اسرائیل کو بچانے کے لئے عالمی طاقتیں اکثر اوقات ویٹو کر دیتی ہیں۔ امریکہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ۸۲ ویٹو کا اختیار استعمال کیا ہے[۱۸] جن میں زیادہ تر سرائیل کے دفاع کے لئے ہی ویٹو کا اختیار استعمال کیا ہے۔ اسی طرح برطانیہ اور فرانس نے بھی اسرائیل کے مفاد میں زیادہ مرتبہ ویٹو کیا ہے۔ ۷ اکتوبر کے بعد غزہ پر اسرائیلی جارحیت روکنے کے لئے انسانی بنیادوں پر اسرائیل حماس جنگ بندی کی قرار دادوں کو امریکہ نے بار بار ویٹو کر دیا۔[۱۹] سلامتی کونسل میں عالمی طاقتوں خاص طور پر امریکہ کے منفی کردار سے واضح ہوتا ہے کہ ویٹو کا ظالمانہ اختیار اسرائیل کی حفاظت کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔ البتہ ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کے بعد صیہونی فوجی کی جانب سے فلسطینی عوام کی نسل کشی پر مغرب کی عوام بیدار ہو رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مغرب و یورپ کی رائے عامہ فلسطین کے حق میں ہے لیکن عوامی رائے عامہ کے برعکس مغربی و یورپی حکمران اسرائیل کے زبردست حمایتی ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مغربی حکمرانوں کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے۔ البتہ صیہونی میڈیا کے جھوٹ اور پراپیگنڈا کے باوجود سوشل میڈیا کی وجہ سے مغربی ممالک کے عوام فلسطین کے حق میں سڑکوں پر احتجاج کر رہے ہیں۔

الجزیرہ رپورٹ کرتا ہے:

> "Tens of thousands of people have converged on the United Kingdom capital for another weekend of protests, calling for an immediate end to Israel's assault on Gaza and criticising their government for failing to vote in favour of a ceasefire in the besieged enclave.The protesters marched from London's Bank Junction to Parliament Square on Saturday, holding placards saying "Ceasefire now", "End genocide" and the popular Palestinian slogan: "From the river to the sea, Palestine will be free." [20]
>
> "ہزاروں لوگ احتجاج کے لیے برطانیہ کے دارالحکومت میں جمع ہوئے ہیں، جنہوں نے غزہ پر اسرائیل کے حملے کو فوری طور پر بند کرنے کا مطالبہ کیا اور محاصرہ زدہ انکلیو میں جنگ بندی کے حق میں ووٹ دینے میں ناکامی پر اپنی حکومت پر تنقید کی۔ ہفتے کے روز لندن کے بینک جنکشن سے پارلیمنٹ اسکوائر تک، پلے کارڈز اٹھائے ہوئے تھے جن پر لکھا تھا کہ "اب جنگ بندی"، "نسل کشی ختم کرو" اور فلسطینیوں کا مقبول نعرہ: "دریا سے سمندر تک، فلسطین آزاد ہو گا۔"

الجزیرہ کے متعدد رپورٹرز غزہ میں اسرائیلی جارحیت بے نقاب کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں۔الجزیرہ نے غزہ میں جاری ظلم وستم کو دنیا کے سامنے لانے کے لئے قابل تحسین کردار ادا کیا ہے۔ لیکن دوسری طرف فلسطین پر اسرائیلی جارحیت کے دوران مغربی میڈیا کا دوہرا کردار سامنے آرہا ہے۔درحقیقت مغربی میڈیا یکطرفہ اور جانبدارانہ رپورٹنگ کر کے صحافتی بددیانتی کا ثبوت دے رہا ہے۔اسرائیل نے نہتے فلسطینیوں پر ۱۹۴۸ سے ظلم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔عالمی میڈیا اور عالمی طاقتوں کو روس یوکرائن جنگ میں توروس کے جنگی جرائم نظر آتے ہیں لیکن اسرائیلی جنگی جرائم کو بڑی آسانی سے نظر انداز کر دیتے ہیں کیونکہ فلسطین کے عوام اسلام سے وابستہ ہیں۔

غزہ پر اسرائیلی جارحیت اور مسلم دنیا

اس وقت غزہ میں نہتے فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی پر عالمی برادری کے ساتھ ساتھ مسلم دنیا بھی تماشائی بنی بیٹھی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل ایک ناجائز ریاست ہے جس نے عالمی امن وامان تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا ہے۔پاکستان کے بانی قائداعظم محمد علی جناح نے بالکل درست فرمایا تھا کہا اسرائیل امت مسلمہ کے دل میں گھونپا گیا خنجر ہے۔یہ ایک ناجائز ریاست ہے جسے پاکستان کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے منیر اکرم کا کہنا ہے:

> “Palestine is our own cause. Palestine is part of us.It`s part of Pakistan`s DNA.” [21]

> "فلسطین ہمارا اپنا مسئلہ ہے۔فلسطین ہمارا حصہ ہے، یہ پاکستان کے ڈی این اے کا حصہ ہے۔"

غزہ میں شہید ہونے والے معصوم بچوں، بوڑھوں اور خواتین کی چیخیں مسلم حکمرانوں کے ضمیر کو جھنجوڑ رہی ہیں۔غزہ میں جاری اسرائیلی قتل عام اور ظلم وبربریت پر مسلم حکمرانوں کی محض مذمت کافی نہیں ہے۔حقیقت یہ ہے کہ غزہ کے انسانی المیہ پر عالمی برادری کے ساتھ ساتھ مسلم حکومتوں کا کردار بھی انتہائی مایوس کن ہے۔قرآن کریم میں مسلم برداری کو کمزور مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر ظلم وستم ڈھانے والوں کے خلاف عملی اقدامات اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

> "وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا۔" ۲۲

> " اور (اے مسلمانو) تمہارے پاس کیا جواز ہے کہ اللہ کے راستے میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو یہ دعا کر رہے ہیں کہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لایئے جس کے باشندے ظلم توڑ رہے ہیں، اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حامی پیدا کر دیجیے، اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مددگار کھڑا کر دیجیے۔"

مذکورہ آیت کا مخاطب مسلم حکمران ہیں۔مسلم حکمرانوں کو امریکہ کا غلام بننے کی بجائے اس بات کی فکر کرنی چاہیے کہ وہ غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم اور انسانی حقوق کی پامالی پر وہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں کیا جواب دیں گے۔مسلم ممالک کو اس ظلم وبربریت کا فوری نوٹس لینے کی ضرورت ہے اور پوری امت مسلمہ فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ایمانی غیرت کا تقاضا ہے۔لیکن افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ ایسا ابھی تک دکھائی نہیں دے رہا۔ستم ظریفی یہ ہے کہ اسرائیل فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کر رہا ہے اور مسلم حکمران مذمت سے آگے بڑھنے سے ہچکچا رہے ہیں۔اکثر وبیشتر مسلم ممالک امریکہ کی دوستی کا دم بھرتے ہیں اور امریکہ کو ناراض نہیں کرنا چاہتے۔امریکہ اسرائیلی جنگی جرائم کی مکمل سرپرستی کر رہا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف یہود ونصاریٰ ایک دوسرے کا ساتھ نبھانے والے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ" [۲۳]

"اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو یار و مددگار نہ بناؤ۔ یہ خود ہی ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں اور تم میں سے جو شخص ان کی دوستی کا دم بھرے گا تو پھر وہ انہی میں سے ہوگا۔ یقیناً اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

قرآنی آیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین دراصل اسلام کی سرزمین ہے اور اس پر اولین حق مسلمانوں کا ہے۔ قبلہ اول مسجد اقصیٰ اور اس کی ارد گرد پائی جانے والی جگہ بابرکت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ -" [۲۴]

"پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گئی جس کے ماحول پر ہم نے برکتیں نازل کی ہیں، تاکہ ہم انہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ ہر بات سننے والی، ہر چیز دیکھنے والی ذات ہے۔"

مذکورہ آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قبلہ اول مسجد اقصیٰ اسلام کی نگاہ میں انتہائی قابل احترام اور بابرکت جگہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی متعدد آیات واحادیث سے بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کی عظمت وشان واضح ہوتی ہے۔ اس لئے بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کا تحفظ مسلم مقتدرہ کا اولین فرض ہے۔ دجال کا قتل حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں لد کے مقام پر ہوگا جو مقبوضہ فلسطین میں بیت المقدس کے قریب ایک مقام کا نام ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے:

"حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ، مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمِّي مُجَمِّعَ ابْنَ جَارِيَةَ الأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ" [۲۵]

"قتیبہ، لیث، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن ثعلبہ انصاری، حضرت مجمع بن جاریہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰؑ دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے۔"

متعدد احادیث میں یہودیوں اور مسلمانوں کی جنگ کا ذکر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدَ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ" [۲۶]

"قتیبہ بن سعید، یعقوب ابن عبد الرحمن سہیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں اور مسلمان انہیں قتل کر دیں یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپیں گے تو پتھر یا درخت کہے گا اے مسلمان اے عبد اللہ یہ یہودی میرے پیچھے ہے آؤ اور اسے قتل کر دو سوائے درخت غرقد کے کیونکہ وہ یہود کے درختوں میں سے ہے۔"

اگر دیکھا جائے تو یہودیوں کو اس حدیث پر پورا یقین ہے اور وہ اسرائیل میں غرقد کے درختوں کا کاشت بڑے پیمانے پر کر رہے ہیں جب کہ دوسری طرف اسرائیل نے غزہ کے مسلمانوں کے لئے خوراک، پانی، ایندھن، دوائیوں کی سپلائی ناممکن بنادی ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ حماس جنگجوؤں کے خلاف نہیں ہے بلکہ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کے خلاف لڑی جارہی ہے۔ اسرائیلی فوج نے غزہ میں ہیروشیما اور ناگاساکی یاد تازہ کر دی ہے۔ قرآن مجید مومنین کو جابجا یہودیوں کو تخریبی و منفی سرگرمیوں اور سازشوں سے آگاہ کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ" [۲۷]

"اور یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاتھ بندے ہوئے ہیں۔ ہاتھ تو خود ان کے بندھے ہوئے ہیں اور جو بات انہوں نے کہی ہے اس کی وجہ سے ان پر لعنت الگ پڑی ہے، ورنہ اللہ کے دونوں ہاتھ پوری طرح کشادہ ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔ اور (اے پیغمبر) جو وحی تم پر نازل کی گئی ہے وہ ان میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ کر کے رہے گی، اور ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لیے عداوت اور بغض پیدا کر دیا ہے۔ جب کبھی یہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور یہ زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں، جبکہ اللہ فساد مچانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

۷ اکتوبر کے بعد یہودیوں کے فساد کی بدولت غزہ کے فلسطینی مسلمان انتہائی کرب و ابتلاء میں ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مسلم حکمرانوں کی نااہلی کے باعث اسرائیل فلسطینی عوام پر ظلم کا ہر حربہ آزمارہا ہے۔ مسلم مقتدرہ نے محض زبانی جمع خرچ سے کام لیا ہے۔ مسلم حکمرانوں نے اسرائیل کے جنگی جرائم کی مذمت پر اکتفا کیا۔ سعودی عرب، ایران، پاکستان، ترکی سمیت دیگر مسلمان ملکوں کو فلسطین کی حمایت میں ڈٹ کر کھڑا ہونے کی ضرورت ہے۔

۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء سے ساری دنیا غزہ کے مسلمانوں پر صیہونی فوج کی بربریت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ اسرائیل کی جانب سے آبادیوں، سکولوں، ہسپتالوں اور پناہ گزین کیمپوں پر وحشیانہ بمباری کی جارہی ہے جس کی مثال جنگ عظیم میں بھی نہیں ملتی۔ غزہ کے حالات اس وقت ہیروشیما اور ناگاساکی بمباری سے زیادہ ہولناک ہیں۔ مسلمان باہمی اختلافات، فرقہ واریت، عیش پرستی، بے علمی اور بے عملی کا شکار ہو چکے ہیں۔ مسلم ممالک غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم روکنے میں بے بس ہیں۔ دو ارب مسلم امہ فلسطینی مسلمانوں کے خلاف صیہونی فوج کا ظلم و ستم روکنے سے قاصر ہے۔ گریٹر اسرائیل کے صیہونی منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فلسطینی لوگوں کو صفحہ ہستی سے مٹایا جارہا ہے۔ اسرائیل کا رقبہ ۲۰ ہزار مربع کلومیٹر ہے جبکہ آبادی تقریباً ۹ ملین ہے۔ اس کے برعکس ستاون مسلم ممالک کا رقبہ تقریباً 20 ملین مربع کلومیٹر ہے اور مسلم آبادی ۲ بلین ہے۔ لیکن اسرائیل ستاون مسلم ممالک کی قراردادوں کو خاطر میں نہیں لاتا اور غزہ کی مسلم سو ملین آبادی پر حملے جاری رکھے ہوئے

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Vol.3, No.4, Dec-2023
Page no: 87-97

ہے۔افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ مسلم ممالک اسرائیلی حملوں کی مذمت پر اکتفا کئے ہوئے ہیں۔ فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیلی حملوں کی مذمت کی بجائے امت مسلمہ کی طرف سے بھرپور مزاحمت کی ضرورت ہے۔ مسلم حکمرانوں کو اسرائیل کے خلاف عملی اقدامات کرنے ہوں گے۔ میڈرڈ ۱۹۹۱، اوسلو ۱۹۹۳، جنیوا ۱۹۹۷، کیمپ ڈیوڈ ۲۰۰۰ میں مسئلہ فلسطین کا حل پیش کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو گریٹر اسرائیل کا صیہونی خواب پورا کرنا چاہتا ہے۔ غزہ میں انسانی المیہ نے دنیا پر واضح کر دیا ہے۔ کہ عالمی حکومتیں اخلاق و انسانی حس سے عاری ہو چکی ہیں جن کی کوئی پائیدار تہذیبی اساس نہیں ہے۔ حقوق انسانی کے نام نہاد نعروں کا منافقانہ روپ اسرائیل کے جنگی جرائم نے آشکار ہو گیا ہے۔ مغرب انسانی حقوق اور انسانی برابری کا دعویٰ کرتا ہے لیکن آج غزہ میں اسرائیلی جنگی جرائم کی پشت پناہی کیوں کی جارہی ہے؟ فلسطینی مسلمانوں کی نسلی صفائی اسرائیل کے وجود کی اساس ہے اور یہ واحد ملک ہے جس کے دستور میں یہودی نسل کو شہریت کی اساس قرار دیا گیا ہے۔ بین الاقوامی ادارے اسرائیل کو نسل پرست ریاست قرار دے چکے ہیں۔ غزہ میں انسانی المیہ پر عالمی اداروں کے ساتھ ساتھ مسلم حکمران طبقہ کا کردار بھی انتہائی افسوسناک ہے۔

نتیجہ بحث

اسرائیلی صیہونی فوج نے ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ کے حماس حملہ کی آڑ میں فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا ہے۔ ۷ اکتوبر کے بعد غزہ پر اسرائیلی جارحیت اور جنگی جرائم نے عالمی طاقتوں کے چہرے سے انسانی حقوق، مساوات اور جمہوریت کا دل کش ماسک اتار پھینکا ہے اور ان کی منافقانہ روش کو عریاں کرکے دنیا کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے۔ مغربی حکومتیں اسرائیل کی سب سے بڑے حامی اور اسکے جنگی جرائم کی پشت پناہ ہونے کی بنا پر اس کے جنگی جرائم میں برابر کی شریک ہیں۔ اسرائیل مغربی طاقتوں کے مکمل اخلاقی، فوجی اور معاشی تعاون کے ساتھ غزہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ عرب لیگ، عرب ریاستیں، او آئی سی اور ستاون مسلم ممالک اسرائیلی جارحیت کے سامنے بے بس ہیں کیونکہ امریکہ اسرائیل کا دست راست ہے اور اسرائیل کی مکمل اخلاقی، مالی اور فوجی تعاون پیش کر رہا ہے۔ ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کے بعد اسرائیلی بمباری رکوانے کے لئے مسلم ممالک کی جانب سے متعدد مرتبہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں انسانی بنیادوں پر حماس اسرائیل جنگ بندی کی قرارداد پیش کی گئی لیکن امریکہ کے ویٹو اختیار کے سامنے ستاون مسلم ریاستوں کا مؤقف بے حیثیت ہو جاتا ہے۔ اسرائیل فلسطینی نسل کو صفحہ ہستی سے مٹانا دینا چاہتا ہے۔ اس سلسلے میں بین الاقوامی برادری جانبداری کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ صیہونی فوج کی سفاکیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے۔ یوکرین روس جنگ کے دو سال کے عرصے میں اتنی ہلاکتیں نہ ہوئیں جتنی محض دو ماہ میں اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں فلسطینی لوگوں کی ہلاکتیں ہو چکی ہیں۔ فلسطینی لوگوں کی صورتحال دن بدن بدتر سے بدترین ہوتی جارہی ہے۔ غزہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی روک تھام کے لئے مسلم دنیا کے حکمرانوں کو عملی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات

[1] Chomsky, Noam, and Ilan Pappé. On Palestine. (Chicago: Haymarket Books, 2015): 1.
[2] Robani, Anidah. "The root of the Palestinian issue and its reflection on the Muslim ummah." TAFHIM: IKIM Journal of Islam and the Contemporary World 1, no. 3 (2004): 3. https://tafhim.ikim.gov.my/index.php/tafhim/article/view/38.
[3] Dr.Farhat Alvi, and Dr.Abdul Manan Cheema. 2023. "غزہ میں فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی اور عالمی کردار: تجزیاتی مطالعہ: The Palestinian Muslim Genocide in Gaza and International Role: An Analytical Study DOI: 10.5281/Zenodo.10441452". Peshawar Islamicus 14 (02):1.

http://ojs.uopisl.pk/index.php/peshawarislamicus/article/view/130.

[4] Rashed, Haifa, Damien Short, and John Docker. "Nakba memoricide: genocide studies and the Zionist/Israeli genocide of Palestine." *Holy Land Studies* 13, no. 1 (2014): 1.

[۵] فتح محمد جالندھری، القرآن الکریم، اردو ترجمہ، (لاہور: فاران فاؤنڈیشن، ۲۰۱۳ء)، ۱۔

[6] https://www.aljazeera.com/news/2020/6/26/palestine-and-israel-mapping-an-annexation#immigrationchart Accessed 21 December 2023.

[۷] اقبال، کلیاتِ اقبال، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۰ء)، ۶۶۸۔

[8] Kesgin, Baris. "Uncharacteristic foreign policy behavior: Sharon’s decision to withdraw from Gaza." International Area Studies Review 22, no. 1 (2019): 76.

[9] Bashir, Bashir, and Amos Goldberg. "Deliberating the Holocaust and the Nakba: Disruptive empathy and binationalism in Israel/Palestine." Journal of Genocide Research 16, no. 1 (2014): 77.

[10] Shahak, Israel, and Michel Chossudovsky. "Greater Israel: The Zionist Plan for the Middle East." The Infamous" Oded Yinon Plan". Global Research. Erişim adresi: https://www. globalresearch. ca/greater-israel-the-zionist-plan-for-the-middle-east/5324815 Erişim tarihi 11 (2019).10.

[۱۱] ڈاکٹر عرفان وحید، قضیہ فلسطین و اسرائیل کیا ہے؟، ماہ نامہ زندگی نو، (نئی دہلی: دعوت ٹرسٹ، دسمبر ۲۰۲۳ء)، ۶۷۔

[12] https://euromedmonitor.org/en/article/5952/Israel-carries-out-more-than-a-thousand-white-phosphorus-strikes-in-Gaza Accessed 24 December 2023.

[13] United Nations, Question of Palestine, https://www.un.org/unispal/document/gaza-has-become-a-graveyard-for-thousands-of-children-unicef-press-release/ Accessed 16 December 2023.

[14] https://www.redcross.org.uk/stories/disasters-and-emergencies/world/occupied-palestinian-territories-and-israel-crisis-appeal Accessed 18 December 2023.

[15] https://euromedmonitor.org/en/article/6035/Nearly-25,000-Palestinians-killed-during-70-day-Israeli-genocide-in-Gaza Accessed 15 December 2023.

[16] Independenturdu, 18 December 2023. https://www.independenturdu.com/node/155396 Accessed 18 December 2023.

[17] The Guardian, 17 December 2023. https://www.theguardian.com/world/live/2023/dec/17/israel-gaza-war-live-netanyahu-says-government-committed-as-ever-to-war-in-gaza-as-uk-and-germany-call-for-ceasefire?filterKeyEvents=false&page=with:block-657f16dc8f08a7f5b92680c0 Accessed 18 December 2023.

[18] Bozorgmehri, Majid, and KHANI ALIREZA MOHAMMAD. "Palestinian Issue and the Security Council of UN: Use of Veto Prevents the Establishment of International Peace." (2012): 78.

[19] https://research.un.org/en/docs/sc/quick/veto Accessed ۲۲ December 2023.

[20] https://www.aljazeera.com/news/2023/12/9/tens-of-thousands-again-march-in-london-calling-for-gaza-ceasefire Accessed 10 December 2023.

[21] https://www.youtube.com/watch?v=0qrlXExK45s Accessed 27 December 2023.

[۲۲] النساء، ۴:۷۵

[۲۳] المائدہ، ۵:۵۱

[۲۴] الاسراء، ۱۷:۱

[۲۵] محمد بن عيسى ، الترمذي، سنن الترمذي، (مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، ١٣٩٥ هـ)، حديث: ٢٢٤٤

[۲۶] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، (بیروت: دار إحیاء التراث العربي، س-ن)، ۴:۲۲۳۹، ح: ۲۹۲۲

[۲۷] المائدہ، ۵:۶۴